مولانا شیخ محمد عادل ربانی

اس برائی کے دور میں خوشی کہاں ہیں؟

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته. أعوذ بالله من الشیطان الرجیم. بسم الله الرحمن الرحیم. الصلاة والسلام علی رسولنا محمد سید الأولین والآخرین. مدد یا رسول الله، مدد یا ساداتي أصحاب رسول الله، مدد یا مشایخنا، دستور مولانا الشیخ عبد الله الفائز الداغستاني، شیخ محمد ناظم الحقاني، مدد. طریقتنا الصحبة والخیر في الجمعیة.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ:

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ

(قرآن ٤٩:١٠). 'مومنین صرف بھائی ہیں، تو اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کر دو.' صدق الله العظیم. الله عزوجل مومنوں کے بارے میں، مومنوں کو آپس میں بھائیوں کی طرح بیان فرماتے ہیں. بہت ساری حدیثیں بھی یہی بیان کرتی ہیں.

لا يُؤْمِنُ أحدُكُم حتى يُحِبَّ لِأَخِيهِ ما يُحِبُّ لنفسِه

'تم میں سے کوئی حقیقی مومن نہیں ہوگا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے وہی نہ چاہے جو وہ اپنے لیے چاہتا ہے.' صدق رسول الله فی ما قال او کما قال. رسول الله صلی الله علیہ وسلم فرماتے ہیں، ایمان پورا نہیں ہوتا جب تک مومن اپنے بھائی کے لیے وہی نہ چاہے جو وہ خود اپنے لیے چاہتا ہے. یہ بہت اہم ہے، مسلمانوں کے لیے اور تمام انسانوں کے لیے نفع بخش اور فائدہ مند ہیں. کیونکہ جب تم اپنے بھائی (یہ پہلے بھی بتایا گیا ہے - اسلام میں بھائی) کے لیے وہی چاہے جو خود اپنے لیے چاہتا ہو، پھر وہ بھی تمہارے لیے اچھا چاہے گا. نیک چیزیں اچھائی دیتی ہیں اور خیر بڑھاتی ہیں، خوشیاں پھیلاتی ہیں، برکات پھیلاتی ہیں. یہ وہی ہے جو رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے بیان فرمایا اور الله عزوجل فرماتے ہیں: مومن ایک دوسرے کے بھائی ہیں.

ہم رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے دور کو 'عصر سعادت' کہتے ہیں، خوشیوں کا دور. کونسی خوشی؟ ان کے پاس کھانے کو بھی کچھ نہ ہوتا تھا. کبھی کبھی دو تین دن بھوکے رہتے تھے؛ کھانے کو کچھ نہ تھا، کچھ بھی نہ ملتا تھا. مگر تمام لوگ جانتے ہیں یہ انسانیت کا سب سے خوشحال دور تھا. آج تک پوری تاریخ میں، سب سے زیادہ خوشی کا دور رسول الله صلی الله علیہ وسلم کا دور تھا. بالکل، یہ تئیس (٢٣) سال کا وقت تھا. یہ سال سب سے خوشحال سال تھے. اس دور کے بعد، جلدی ہی، وہاں کے کچھ لوگ دشمن بن گئے، کچھ فتنوں میں پھنس گئے. دھیرے دھیرے، حالات بگڑتے گئے، اور برے ہوگئے.

مولانا شیخ محمد عادل ربانی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں، 'میرا دور سب سے بہتر دور ہے۔ میرے دور کے بعد خلفاء راشدین کا دور بہترین ہیں، جو چار خلیفہ ہیں؛ سیدنا ابوبکر، عمر، عثمان اور سیدنا علی کرم اللہ وجہہ و رضي اللہ عنھم۔ اس کے بعد، پہلی صدی۔ دوسری صدی بھی اچھی ہے۔ اس کے بعد، زیادہ تر لوگ ایسے ہو جائیں گے جو راہ سے ہٹ جائیں گے۔' وہ راہ جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دوسرے سے محبت کرنا۔ 'ان کے درمیان بہت سی چیزیں آ جائیں گی۔' کچھ لوگ صحیح ہوں گے، کچھ غلط مگر اس دور میں وہ اتنی خوشی نہ پائیں گے جیسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں تھی۔ سال بہ سال، صدی کے بعد اگلی صدی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، 'ہر صدی پہلے والی سے زیادہ بری ہوگی؛ ہر ایک دوسری سے زیادہ بدتر۔' اور الحمدللہ ہم سب سے بدترین دور میں پہنچ گئے ہیں، الحمدللہ [مولانا ہنستے ہیں]۔ ہم کیا کریں... اللہ ﷻ نے ہمیں اسی دور میں پیدا کیا ہے۔

مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہی حکم اب بھی قائم ہے۔ یہ حکم ختم نہیں ہوا۔ مومنین بھائی ہیں۔ مومن کو اپنے بھائیوں سے، اپنی جماعت سے، مسلمانوں سے محبت کرنی چاہیے۔ اسے ان سے محبت لازمی کرنی چاہیے۔ ان کے درمیان کوئی فتنہ نہیں ڈالنا چاہیے، ایک دوسرے کا دشمن نہیں بننا چاہیے۔ جتنی خوشی تم اپنے مسلمان بھائی سے کرو گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم سے خوش ہوں گے۔ اولیاء اللہ بھی تم سے خوش ہوں گے۔ اللہ ﷻ تم سے خوش ہوتا ہے جب تم اپنے بھائیوں سے خوش ہوتے ہو۔ شیطان خوش نہیں ہوتا۔ شیطان کب خوش ہوتا ہے؟ جب مسلمان بھائی ایک دوسرے سے لڑتے ہیں، تب وہ خوش ہوتا ہے۔ مگر شیطان کی خوشی ہماری خوشی جیسی نہیں۔ کیونکہ وہ حسد کرتا ہے، اس کے دل میں بری چیزیں بھری ہوئی ہیں، وہ کبھی حقیقی طور پر خوش نہیں ہو سکتا۔ ہم جتنا دکھ پاتے ہیں، وہ اتنا ٹھیک محسوس کرتا ہے؛ وہ خوش نظر آتا ہے، مگر اللہ ﷻ نے اسے خوشی نہیں دی ہے۔ اللہ ﷻ ایمان والوں کو، مومنین کو خوشیاں عطا کرتا ہے۔

بالکل، تم دیکھتے ہو کہ جو فتنہ کرنے والے ہیں، جو مسلمانوں کو بری چیزیں دیتے ہیں، وہ ہمیشہ پریشانی میں مبتلا ہوتے ہیں، برے خیالات سے بھرے ہوئے۔ ان کے دل اندھیرے میں ہوتے ہیں، شیطانی خیالات سے بھرے ہوئے۔ وہ خوش نہیں ہو سکتے۔ اگر وہ پوری دنیا بھی ختم کر دیں، تب بھی وہ خوش نہیں ہوں گے۔ لیکن مومنین، اگر اللہ ﷻ کے جانب سے کچھ بھی ہو جائے، وہ خوش ہوتے ہیں، خوشی سے بھرے ہوئے۔ جب وہ اپنے گھر والوں کے ساتھ ہوتے ہیں، جب وہ ان کے ساتھ ہوتے ہیں جو ان سے محبت کرتے ہیں، تب وہ خوش ہوتے ہیں۔ اس کی مثال یہ ہے کہ جب وہ حج یا عمرہ یا زیارات پر جاتے ہیں، خوشی ان پر آ جاتی ہے۔ لیکن اگر وہ جوا خانے (جوا کھیلنے کی جگہ پر) جاتے ہیں، بری جگہوں پر جاتے ہیں، وہ کبھی خوش نہیں ہوتے۔ وہ تو اس بری جگہ سے نکلتے ہوئے بھی زیادہ پریشان ہو جاتے ہیں، بہتر نہیں؛ بلکہ برے، اور زیادہ برے، بدتر۔

اس لیے، الحمدللہ ہمارا طریقہ لوگوں کو خوش رکھنے میں مدد کرنے کے لیے ہے۔ کچھ قسم کے لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ مسلمان ہیں، لیکن وہ ایسی چیزیں کرتے ہیں جس سے مسلمان ان سے خوش نہیں ہوتے۔ شروع سے ہی، وہ خود کو سکھاتے ہیں یا اپنے بچوں کو سکھاتے ہیں کہ خوش نہ ہو، اچھے لوگوں پر لعنت بھیجو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر لعنت بھیجو۔ اور وہ روتے رہتے ہیں، روتے رہتے ہیں،

مولانا شیخ محمد عادل ربانی

روتے رہتے ہیں۔ الحمدللہ ہم ہنستے رہتے ہیں؛ اس [روئے] کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ ﷻ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے، 'فَبِذَٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا'، 'فَبِذَٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا'، 'اس میں انہیں خوش ہونا چاہیے' (قرآن ۱۰:۵۸)۔ صدق اللہ العظیم۔ تمہیں خوش ہونا چاہیے، اللہ ﷻ فرماتا ہے۔ جب تم اللہ ﷻ کے راستے پر ہو اور مسلمان ہو، 'فَبِذَٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا'، 'فَبِذَٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا'، 'اس میں انہیں خوش ہونا چاہیے' قرآن ۱۰:۵۸)۔ یہ ایک حکم ہے! تمہیں خوش ہونا چاہیے! نہ رونا چاہیے، نہ خود کو تھپڑ مارنا/پیٹنا ہے۔ اور اس کے بعد تم کہتے ہو، 'ہم مسلمان ہیں، ہمیں یہ پسند ہے،' اور ایسے ہر جگہ فتنہ پھیلا رہے ہو۔

نہیں، مسلمانو، طریقہ والے لوگ دل کھولتے ہیں۔ سیدنا احمد یاسوی، ترکستان کے سلطان۔ ان کی مزار شریف قازقستان میں ہے۔ ہم نے ان کی زیارت کی ہے۔ ان کے سو ہزاروں مریدین تھے۔ وہ انہیں تعلیم دیتے تھے اور ہر جگہ سفر پر بھیجتے تھے، غیر مسلم ملکوں میں۔ اور وہ سفر کرتے تھے، لڑائی نہیں کرتے، صرف لوگوں کو تعلیم دیتے تھے۔ اس کے بعد، جب اسلام کی فوج آئی، یہ لوگ خوشی سے ان کا خیر مقدم (استقبال) کرتے تھے۔ کیونکہ وہ انہیں خوشی سکھاتے، اچھی چیزیں سکھاتے، انصاف، ہر اچھی چیز جو ان کے پاس نہ تھی۔ یہ لوگ جاتے اور انہیں تعلیم دیتے۔ سو ہزاروں درویش علماء۔ درویش کا مطلب وہ ہیں جو نماز کا طریقہ جانتا ہے، جانتا ہے کہ سنت کیا ہے، فرض کیا ہے اور طریقہ پر عمل کرتا ہے۔ وہ قلعے یا حصار کھولنے سے پہلے دل کھولا کرتے تھے۔

اس لیے، طریقہ محبت ہے، لوگوں کو محبت دینا، لوگوں کو خوشی دینا، انسانیت کو۔ اب بھی ہم دیکھتے ہیں، بہت سے غیر مسلمان طریقہ کے ذریعے اسلام کی طرف آ رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں صوفی، صوفی۔ لیکن اگر تم ان سے کہو 'اسلام' تو وہ بھاگ جاتے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں اسلام وہی ہے جو یہ لوگ کہتے ہیں: لوگوں کو قتل کرنا، لوگوں کو پریشانی میں ڈالنا، رحم نہ کرنا، کوئی اچھی چیز نہیں۔ لیکن جب تم کہو صوفی، وہ آ جاتے ہیں؛ مثال کے طور پر، قونیہ میں، سیدنا جلال الدین رومی کے پاس۔ غیر مسلمان ان کے شوقین ہیں۔ شاید وہ نہیں جانتے کہ وہ مسلمان ہیں یا نہیں، لیکن وہ لوگ کہتے ہیں کہ وہ صوفیوں کے استاد ہے۔ ہزاروں، سو ہزاروں ان کی پیروی کرتے ہیں۔ سب سے زیادہ بیکنے والی کتاب ان کی کتاب ہے۔

لوگوں کو یہ جاننا چاہیے اور اس کی قدر کرنی چاہیے۔ صوفی لوگ، طریقہ والے لوگ بالکل وہی کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اور ان کے ذریعے، ہزاروں، لاکھوں شاید اسلام کی طرف آ رہے ہیں۔ اور جب الٹا ہوتا ہے، جب یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے خلاف عمل کرتے ہیں، تو بہت سے لوگ اسلام سے دور بھاگ جاتے ہیں، دور بھاگتے ہیں، 'ہم یہ نہیں چاہتے ہیں۔ یہ اچھا نہیں ہے۔' لیکن وہ اصلی اسلام نہیں جانتے۔ یہ ہے اسلام: بھائی چارہ، ایک دوسرے سے محبت کرنا، کسی پر ظلم نہ کرنا، کسی کو اسلام میں شامل ہونے پر مجبور نہ کرنا۔

اسلام دل سے آتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کو مسلمان بننے پر مجبور نہیں کیا۔ اور قرآن میں فرمایا گیا ہے، سورۃ توبہ میں، کہ جو بھی کعبہ آنا چاہے، وہ مسلمان ہونا چاہیے۔ اگر وہ مسلمان نہیں ہے تو وہ نہیں آ سکتا۔ لیکن ان لوگوں سے لڑائی مت کرو کہ مسلمان بن جاؤ۔ اگر وہ مسلمان نہیں بننا چاہتے، تو وہ اپنے مذہب میں رہ سکتے ہیں لیکن حکومت یا سلطان کی اطاعت کرنی ہوگی اور اپنا محصول

مولانا شیخ محمد عادل ربانی

ادا کرنا ہوگا۔ محصول اتنا زیادہ نہ تھا۔ شاید کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ زیادہ تھا۔ اب یورپ میں محصول شاید نوے فیصد یا اسی فیصد ہے۔ لیکن جزیہ زکوٰۃ جیسا ہوتا تھا، شاید دو ھائی فیصد؛ کچھ بھی نہیں۔ اب وی اے ٹی (محصول کی ایک قسم) میں تم شاید بیس فیصد بھرپائی کرتے ہو، تیس فیصد یا مجھے نہیں پتا۔ تم اس پر بھی محصول دیتے ہو، الگ سے بھرپائی کے طور پر۔ لہٰذا الحمدللہ جب تم کچھ کرتے ہو، تم اپنا پورا منافع حکومت کو دیتے ہو۔ اور وہ پھر بھی اسلام کو برا بنا کے ظاہر کرتے ہیں۔

نہیں، اسلام الحمدللہ، سب سے بہترین ہے۔ کیونکہ یہ اللہ ﷻ کا دین ہے، ہر چیز توازن میں ہے؛ اسلام میں کچھ مشکل نہیں، کوئی دقت نہیں ہے۔ ہر چیز اچھائی (خیر) ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک کے بارے میں فرمایا، 'لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ'، 'اگر میں اپنی امت پر بوجھ نہ ڈال دیتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت سواک (مسواک کرنے) کا حکم دیتا۔' نماز کے وقت مسواک استعمال کرنا۔ اور مسواک کے کئی سو فائدے ہیں؛ صرف سنت ہی نہیں، بلکہ صحت کے لیے، دانتوں کے لیے، ہر چیز کے لیے؛ بے شمار ہونے والے فائدے۔ اس معاملے میں بھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مشکل نہ ہونے کے لحاظ سے فرمایا 'میں اس کا حکم نہیں دوں گا۔'

لہٰذا اسلام میں ہر چیز توازن میں ہے۔ اور یہ توازن کہاں ملتا ہے؟ الحمدللہ طریقہ میں ملتا ہے۔ طریقہ اور شریعت ایک ہی ہیں۔ شریعت کا دل طریقہ ہے۔ شاید کچھ لوگ کہتے ہیں، 'طریقہ کیوں چاہیے؟' اگر نہیں چاہتے تو شریعت پر عمل کرو۔ لیکن اس کے بعد کوئی آئے گا اور تمہیں شریعت سے بھی دور کر دے گا، دھوکہ دے گا، اہل بیت یا صحابہ پر لعنت بھیجنے پر مجبور کر دے گا۔ طریقہ سے باہر والوں میں سے زیادہ تر ایسے ہی ہوتے ہیں۔ اگر وہ نہ اس طرف سے ہیں نہ اس طرف سے، اگر بیچ میں ہیں، تو یہ لوگ ان پر جلد اثر ڈال دیتے ہیں۔ وہ حرام کرنے لگتے ہیں، ان مبارک لوگوں پر گالیاں دیتے ہیں۔ لہٰذا اس میں بھی، لوگوں کو طریقہ پر عمل کرنا چاہیے یا طریقہ والوں کی سنی چاہیے۔ یہ ہماری زندگی کے لیے، ہمارے بچوں کی زندگی کے لیے بہت ضروری ہے۔ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت سکھانا، صحابہ سے محبت سکھانا اور اہل بیت سے محبت سکھانا بہحد ضروری ہے۔

الحمدللہ، جیسے ہم نے کہا، ہم اب اس مہینے میں ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک مہینے میں۔ ہمارے کیلنڈر (سال کی تاریخوں) کے مطابق، یہ آج رات سے شروع ہو رہا ہے۔ شاید کسی دوسرے کیلنڈر میں کل سے ہو۔ لیکن ٹھیک ہے۔ ضروری یہ ہے کہ اس مہینے کا احترام کیا جائے اور اسے قبول کیا جائے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مہینہ ہے۔ آپ ﷺ اس مہینے کی قدر کرتے تھے۔ اور جیسے سیرت نبوی اور تمام حدیث کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے، آپ ﷺ رمضان کے بعد اس مہینے میں سب سے زیادہ روزے رکھتے؛ شبّان میں، شَهْرُ شَعْبَانَ الْمُكَرَّمِ الْمُعَظَّمِ میں۔

ہمارا احترام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے اور اس کے ساتھ، آپ ﷺ کی سنت کا احترام کرتے ہیں، مہینوں کا احترام، دنوں کا، مبارک راتوں کا احترام کرتے ہیں۔ یہ سب کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت میں سے ہیں۔ اور جب تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت پر عمل کرتے ہو، اللہ ﷻ تمہیں دس کے برابر، سات سو کے برابر اور زیادہ اجر عطا کرتا ہے۔ الحمدللہ، یہ مبارک دن ہے اور

مولانا شیخ محمد عادل ربانی

مبارک جگہ ہے۔ یہ پہلی بار ہے کہ ہم اس جگہ پر ہیں۔ اللہ ﷻ تمہیں برکت دے۔ اللہ ﷻ ہمیں اس ﷻ کے راستے پر قائم رکھے، شیطان اور شیطان کے پیروکاروں کے دھوکے میں پڑنے سے بچائے۔ اللہ ﷻ ہمیں خوشی، خوشی عطا کرے۔ ہم نہیں روتے، نہیں روتے، پہلے ہونے والی کسی بھی چیز پر فتنہ نہیں پھیلاتے۔ اللہ ﷻ پوچھے گا کہ کیا ہوا۔ اچھے لوگوں پر لعنت بھیجنے کا یا انہیں برا کہنے کا کوئی اجر نہیں۔ یہ تمہارے دل کو اور اندھیرے میں ڈال دیتا ہے، اور ناخوش کرتا ہے اور فتنہ تم پر آ جاتی ہے۔ اللہ ﷻ ہمیں اس سے دور رکھے۔ اللہ ﷻ انہیں برکت دے۔ اللہ ﷻ ہمیں ان کی برکات میں سے عطا کرے، عصر السعادۃ کے وقت سے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی بھرے دور سے عطا کرے۔ ہم برے دور (زمانے) میں جی رہے ہیں، لیکن اللہ ﷻ ہمارے دلوں میں اس خوشی کو ڈال دیتا ہے، ان شاء اللہ۔ یہ دور اچھا نہیں ہے، لیکن ان شاء اللہ، اللہ ﷻ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم اس پر یقین کرتے ہیں کہ ہمارے دلوں میں خوش رہنا آسان ہو سکتا ہے، ہمارے دلوں میں خوشی ہو سکتی ہے، ان شاء اللہ۔

و من اللہِ التوفیق۔ الفاتحہ۔

مولانا شیخ محمد عادل ربانی
۱۹ جنوری ۲۰۲۶ / ۳۰ رجب ۱۴۴۷
جامع مسجد ابوبکر – روتھرہم، یو کے